بدعاتِ مروّجہ اور رسومِ باطلہ

وعظ

فقیہ العصر مفتئ اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

بدعات مروّجہ اور رسومِ باطلہ

وعظ

فقیہ العصر مفتیٔ اعظم حضرتِ اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

کتاب گھر

نام کتاب ⬅ بدعات مروجہ اور رسوم باطلہ
وعظ ⬅ فقیہ العصر مفتیٔ اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ
تاریخ طبع ⬅ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ
مطبع ⬅ حسان پرنٹنگ پریس فون:6642832
ناشر ⬅

ملنے کا پتہ

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر.....۶۶۸۳۳۰۱ فیکس نمبر.... ۰۲۱-۶۶۲۳۸۱۴

فاروق اعظم کمپوزرز

فہرست مضامین "بدعات مروجہ اور رسوم باطلہ"

صفحہ	عنوان
۵	پیش لفظ
۷	بدعت کی حقیقت
۹	شیطان کی وحی
۱۰	شریعت سے متوازی حکومت
۱۱	ایصال ثواب یا عذاب؟
۱۱	بدعت سے بڑھ کر شرک بھی
۱۳	اللہ کے بندے یا برادری کے؟
۱۳	گدھ بصورت انس
۱۴	ایصال ثواب کا صحیح طریقہ
۱۵	ایک غلط فہمی کا ازالہ
۱۵	قیامت کی ہولناکیوں میں رحمت کے مستحقین
۱۷	ایصال ثواب کا بہتر طریقہ
۱۷	شیطان کا سبق اور اس کا نتیجۂ بد
۱۸	ایصال ثواب کی غلط پابندیاں
۱۹	ایصال ثواب کے کھانے کا شرعی حکم
۲۰	اللہ تعالیٰ کی آسانیاں اور بندوں کی پابندیاں
۲۰	شکم پرست جعلی مُلّاؤں کے دھوکے

عنوان	صفحہ
ایک شکم پرست ملا کا قصہ	۲۰
دوسرے شکم پرست مُلّا کی حکایت	۲۱
ایک غلط عقیدہ کی اصلاح	۲۲
بدعات کے ماحول میں وصیت کرنا فرض ہے	۲۲
ایک عبرت آموز قصہ	۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

میرے مواعظ میں اصلاح منکرات وترک معاصی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لئے کہ تقویٰ ودینداری کی بنیاد یہی ہے۔ انہی منکرات میں سے ایصال ثواب کی مروجہ رسوم بھی ہیں جو ایصال ثواب کے مسنون طریقہ کے خلاف ہیں اور دین اسلام میں اپنی طرف سے نئی ایجاد ہونے کی وجہ سے بدعت ہیں۔ اس لئے میرے یہاں ان کی اصلاح سے متعلّق بھی وقتاً فوقتاً بیان ہوتا رہتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس ناچیز کوشش کے نتیجے میں مختلف منکرات وبدعات سے بہت سے لوگ تائب ہوچکے ہیں۔ تازہ قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے بتایا کہ وہ بدعات میں مبتلا تھے بفضلہ تعالیٰ ان کو میرے ایک بیان سے ہدایت نصیب ہوگئی اور انہوں نے ان بدعات سے توبہ کرلی جس پر برادری نے ان کو چھوڑ دیا مگر انہوں نے ایک اللہ کی رضا کے مقابلہ میں برادری کی رضا کو ٹھکرا دیا ؎

سارا جہاں ناراض ہو پروا نہ چاہئے
مد نظر تو مرضیٔ جانانہ چاہئے
بس اس نظر سے دیکھ کر تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہئے کیا کیا نہ چاہئے

مسلمان کی شان اور اپنے مالک کے ساتھ معاملہ تو یہ ہے ؎

اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

رب کریم کی رحمت نے جو ان کی دستگیری فرمائی اور ہدایت کی نعمت سے نوازا، ابلیس کے نرغے سے نکال کر سید دو عالم، محسن اعظم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا دامن تھما دیا، اس نعمت کے شکریہ کے طور پر انہوں نے چاہا کہ بصورت کتابچہ اس مضمون کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو تاکہ دوسرے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے بھی ذریعۂ ہدایت بنے۔ چنانچہ انہوں نے ٹیپ ریکارڈر سے یہ مضمون نقل کر کے مجھے دکھایا اور اشاعت کی اجازت طلب کی۔ میں اصلاحی نظر کے بعد اشاعت کی اجازت دیتا ہوں۔

یا اللہ! تیری وہ رحمت بے پایاں جس کے فیضان سے ایک قلب کی کایا پلٹ گئی اور بھٹکا ہوا دل راہ راست پر آگیا، اس کے صدقے سے ہم تجھ سے دعاء کرتے ہیں کہ اس مضمون کے تمام پڑھنے اور سننے والوں کے قلوب پر وہی رحمت نازل فرما، دستگیری فرما اور اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا۔

یا اللہ! تو اس ناچیز محنت کو قبول فرما، اس کام میں برکت عطاء فرما، ہمارے لئے، اکابر کے لئے اور اپنے حبیب محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت تک صدقۂ جاریہ بنا، اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و قرب کا ذریعہ بنا۔

یا اللہ! تو دستگیری فرما، سوائے تیری دستگیری کے کچھ نہیں ہو سکتا، تو ہی شکستہ دلوں کا سہارا ہے، تجھ ہی سے فریاد ہے اور تو ہی کارساز ہے۔

رشید احمد

۳۰ محرم ۱۴۰۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعظ

بدعاتِ مروّجہ اور رسوم باطلہ

(محرم ۱۴۰۲ھ)

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد

﴿فقدقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد﴾ (رواہ البخاری ومسلم)

بدعت کی حقیقت:

بدعات میں جو گناہ ہوتے ہیں انہیں ثواب سمجھا جارہا ہے۔ جس گناہ کو انسان ثواب سمجھے گا اس سے توبہ کیا کرے گا۔ وہ گناہ جس کو گناہ سمجھا جائے اس سے اولاً تو کبھی توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے اور بالفرض توبہ کی توفیق نہ بھی ہو تو کم ازکم انسان اپنے آپ کو گنہگار

تو سمجھتا ہے، گناہ کا اعتراف ہو، اقرار ہو، ندامت ہو تو شاید اسی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائے مگر جب گناہ کو ثواب سمجھا جائے تو ظاہر ہے اس سے کیا توبہ کرے گا، کیا دل میں ندامت ہوگی بلکہ اس طرح کے گناہ کر کے اور زیادہ خوش ہوتا ہے کہ اس نے ثواب کا کام کر لیا، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار﴾ (رواه النسائی)

دین میں نئی نکالی ہوئی چیزیں سب گناہوں سے بدتر ہیں اور ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں لے جانے والی ہے۔"

فرمایا کہ ہر وہ کام جو میں نے بیان نہیں کیا اور میری طرف سے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان نہیں کیا، جس پر عمل نہیں کیا اگر لوگ اس کو اپنی طرف سے ثواب سمجھ کر کرنے لگیں تو وہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں لے جائے گی۔

عقلی لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ نے ثواب نہیں بتایا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب نہیں بتایا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے مطابق عمل نہیں فرمایا، نہ اس میں ثواب بتایا، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس پر عمل نہ کیا، نہ وہ مسئلہ بتایا، حضرات ائمۂ دین رحمہم اللہ تعالیٰ نے نہ وہ مسئلہ بتایا نہ اس قسم کا کوئی عمل کیا، اب اگر لوگ ایسا کام کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں تو سوچیں، یہاں سے اٹھنے کے بعد بھی سوچیں، خوب سوچیں کہ وہ کار ثواب کیسے ہو گیا؟ اللہ کرے کہ اس مسئلہ پر سوچنے کی توفیق مل جائے۔ جب بھی اس مسئلہ پر خیال آتا ہے تو دل میں درد اٹھتا ہے کہ یہ مسلمان قوم کہاں گئی۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرے اور پھر مسلمان کہلائے؟

دل میں درد ہوتا ہے، گنہگاروں کو دیکھ کر وہ درد نہیں ہوتا جتنا درد اس پر ہوتا ہے کہ مسلمان کہلاتے ہیں اور پھر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں اور مقابلہ کو کار ثواب سمجھ رہے ہیں۔ بڑے دکھ اور درد کی بات ہے۔ دعاء کر لیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس طریقہ سے بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں کہ بات دلوں میں اتر جائے سمجھ میں آجائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

شیطان کی وحی:

سوچئے یہاں سے اٹھنے کے بعد بھی سوچئے، کئی روز تک مسلسل اسے سوچیں گے تو شاید جا کر کچھ بات دل میں اترے۔ یہ سوچئے کہ جو مسئلہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں بتایا اور نہ کیا، ائمۂ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بتایا نہ کیا تو آپ کو اتنے سال بعد اس کا علم کہاں سے ہو گیا؟ یہی کہنا پڑے گا کہ دلوں میں شیطان وحی ڈالتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ شیطان بھی دلوں میں وحی کرتا ہے۔ ایک وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر، اور دوسری وحی فاسق و فاجر لوگوں کے دلوں میں شیطان ڈالتا ہے، ان کے دلوں میں برائی کے خیالات ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنے کے لئے غیر دین کو دین سمجھانے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ مسئلہ نہیں بتایا اور بقول آپ کے وہ کار ثواب ہے تو کیا کہیں گے کہ یا تو معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کا علم ناقص ہے، ان کو معلوم ہی نہیں کہ اس میں بھی ثواب ہے۔ آپ کو پتا چل گیا کہ اس میں ثواب ہے۔ یا یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تو ہے کہ اس میں ثواب ہے مگر جان بوجھ کر اپنی رضا کا یہ طریقہ اپنے پاس چھپا لیا، بتایا نہیں۔ اب اتنا زمانہ گزرنے کے بعد آپ کو اس کا پتا چلا تو کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے چھپا لیا تھا تو اللہ تعالیٰ کے پاس کی بات کا آپ کو علم کیسے ہو گیا؟ یا یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ مسئلہ بتایا تھا مگر معاذ اللہ! رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے نہیں یا سمجھنے کے بعد بھول گئے۔ غرض یہ کہ معاذ اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چیزوں کا علم نہیں تھا۔ معاذ اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ناقص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ ان چیزوں میں بھی ثواب ہے جن چیزوں میں یہ لوگ سمجھ رہے ہیں، اور اگر علم تھا تو کیا دوسرے درجہ میں آپ یہ کہیں گے کہ معاذ اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے دین پہنچانے میں معاذ اللہ! معاذ اللہ! خیانت کی ہے کہ دین پورا نہیں پہنچایا۔ یا یہ کہیں گے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس دین کو آگے نہیں پہنچایا اور نہ خود اس پر عمل کیا۔ ایک ایک بات کو سوچئے۔ آخر کار آپ کا ذہن کیا جواب دے گا؟ کیا اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ! معلوم نہیں تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ! احکام الٰہیہ پہنچانے میں خیانت کی، یا یہ کہ معاذ اللہ! حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آگے دین پہنچانے میں خیانت کی، کس چیز کا آپ فیصلہ کریں گے؟ للہ! غور کیجئے، پھر غور کیجئے، للہ! پھر غور کیجئے، بڑے سے بڑا فسق و فجور، بڑے سے بڑا گناہ ہو، بڑی سے بڑی بدکاری ہو وہ بھی کم ہے اس بدعت سے، اس گناہ سے جو ہے تو گناہ مگر اسے کار ثواب سمجھ رہے ہیں۔

شریعت سے متوازی حکومت:

غیر دین کو دین سمجھ لینا اور جو بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائی، اس بات کو ان کی طرف منسوب کر دینا کہ یہ بھی انہی کی طرف سے بیان کی ہوئی ہے، اس پر جہنم کی وعید ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار﴾

(رواہ البخاری و مسلم)

”جو بات میں نے نہیں کہی اسے جو شخص میری طرف منسوب کرے گا

اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔"

سوچیں! جن چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے ثواب نہیں بتایا اگر ان میں ثواب سمجھیں گے تو آپ متوازی حکومت بنا رہے ہیں یا نہیں؟ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے مقابلہ میں آپ اپنی حکومت چلانا چاہتے ہیں۔ دین ان کا ہے، حکومت ان کی ہے، انہوں نے کوئی قانون ایسا نہیں بنایا تو گویا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلہ میں اپنا قانون بنالیں، اس کو بغاوت کہا جاتا ہے، متوازی حکومت قائم کرنا کہا جاتا ہے۔ بڑے سے بڑے مجرم کو معاف کیا جاسکتا ہے مگر جو مقابلہ کی حکومت بنائے اس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔

ایصال ثواب یا عذاب؟:

یہ مسئلہ ہی ایسا ہے جس کی تمہید اتنی طویل ہوگئی، وہ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ اس کی اصلاح بہت مشکل ہے۔ ہاں! اگر اللہ تعالیٰ دستگیری فرمائیں تو کچھ مشکل نہیں، ایصال ثواب بہت آسان ہے، لیکن اس کے جو طریقے اختیار کئے جارہے ہیں وہ ایسے ہیں جو نہ اللہ تعالیٰ نے بتائے، نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے، نہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اختیار کئے اور نہ ائمۂ دین رحمہم اللہ تعالیٰ نے۔

بدعت سے بڑھ کر شرک بھی:

ایک مولوی صاحب ہیں، مولوی بھی معمولی نہیں ایک دینی مدرسہ کے مہتمم۔ یعنی وہ مولوی جو مولوی گر بھی ہیں، صرف مولوی نہیں، دوسروں کو مولوی بنانے والے، جہاں مولوی بنانے کا کارخانہ ہے، جہاں علماء دین تیار ہوتے ہیں اور وہ مولوی صاحب میرے شاگرد بھی ہیں، شاگرد بھی آج کل کے شاگردوں کی طرح نہیں بلکہ بہت مخلص، بڑی محبت والے، بڑے ہی اطاعت گزار، بہت ہی زیادہ خدمت گذار۔ ان کی والدہ کا

انتقال ہوگیا، ایصال ثواب کے نام سے تیجے کی رسم کے منصوبے بننے لگے۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ طریقہ ناجائز ہے، سنت کے خلاف ہے، اس طریقہ سے ایصال ثواب کا کہیں ثبوت نہیں، آپ یہ نہ کریں۔ نہایت ہی خدمت گزار، فرمانبردار شاگرد اور پھر عالم دین مگر پھر بھی میری بات نہ مانے تو میں نے کہا کہ آپ یہ کریں گے تو میں اس گناہ میں شریک نہیں ہوں گا۔ وہ میرے بہت پیچھے پڑے مگر میں نے کہا کہ میں اس میں شریک نہیں ہوسکتا۔ بالآخر انہوں نے کہا کہ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو برادری ناراض ہوجائے گی اس لئے ہمیں یہ کرنا پڑتا ہے۔ میں نے جواب میں کہا کہ پہلے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ صرف بدعت ہے اب معلوم ہوا کہ صرف بدعت ہی نہیں شرک بھی ہے۔ اس لئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر نہیں کررہے ہیں، برادری سے اتنا خوف ہے کہ اس کو اللہ بنا رکھا ہے، یہ شرک ہے غیر اللہ کو راضی کرنے کے لئے کررہے ہیں۔ بہرحال بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانے، وہ اتنے مطیع اور فرمانبردار تھے کہ انہوں نے کبھی میری کسی بات سے انکار نہیں کیا تھا مگر یہاں آکر شیطان نے جو سبق پڑھایا اس پر وہ اتنے مصر ہوئے کہ میری ایک نہ مانی، آخر کرکے چھوڑا۔ ڈرتے ہیں کہ لوگ کہیں گے:

"مرگیا مردود، نہ ختم نہ درود۔"

برادری میں ناک کٹ جائے گی، دنیا میں ناک بچانے کی فکر ہے، آخرت میں خواہ گردن ہی کٹ جائے اس کی پروا نہیں۔

یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کہیں نکٹوں کی مجلس بیٹھی ہوئی تھی وہاں کوئی ناک والا پہنچ گیا تو سب ہنسنے لگے "ناکو آگیا، ناکو آگیا" اور یہ بہادر ایسا ہی تھا جیسے وہ مولوی صاحب بہادر نکلے کہ برادری ناراض ہوجائے گی، اس نے چاقو نکالا اور اپنی ناک بھی کاٹ دی۔ اندازہ لگایئے کہ کس حد تک برادری سے ڈرا جاتا ہے۔ اور یہ برادری بھی اتنی ظالم ہے کہ ایک طرف تو کسی کے عزیز کا انتقال ہوجاتا ہے اور دوسری جانب یہ قورمے

اور پلاؤ کھانے کے لئے پر تولنے لگتے ہیں۔

اللہ کے بندے یا برادری کے؟:

میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ دعوت پر کتنا خرچ کریں گے۔ انہوں نے کچھ بتایا تو میں نے کہا کہ آپ اس سے دوگنا خرچ کر دیجئے لیکن آپ کے یہاں جو طلبہ پڑھتے ہیں ان پر یہ رقم مخفی طور پر تقسیم کر دیجئے یا پھر محلہ کے مساکین کو دے دیجئے۔ ہم روکتے نہیں صدقہ سے اور زیادہ کیجئے اس سے بھی دوگنا کیجئے، مگر سنت کے مطابق کیجئے۔ مگر بات وہی کہ لوگ کہیں گے "مر گیا مردود نہ ختم نہ درود" برادری میں ناک کٹ جائے گی۔ برادری کو اللہ بنا رکھا ہے۔ کیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ یہ جواب دے کر بچ جائیں گے جس دن آپ کے سارے اعمال کا حساب و کتاب ہو گا اور وہاں کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔

﴿یوم یفر المرء من اخیہ ○ و امہ و ابیہ ○ و صاحبتہ و بنیہ ○﴾

(۸۰ - ۳۴ تا ۳۶)

فرمایا: آج کا وہ دن ہے کہ شوہر بیوی سے، بیوی شوہر سے، باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے، بھائی بھائی سے بھاگے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی دستگیری کرے تو کرے ورنہ وہاں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ للہ! سوچئے کہ یہ برادری جس کو راضی کرنے کے لئے آپ اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں، کیا یہ برادری اس وقت آپ کے کام آئے گی؟ جب مخفی صدقہ کا اتنا بڑا ثواب ہے، تو پھر اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

گدھ بصورت انس:

میرا خیال تو یہ ہے کہ آج کل جب کوئی بیمار ہو جاتا ہو گا تو اس کے احباب و اقارب اس کی صحت یابی کی دعاء نہیں کرتے ہوں گے بلکہ دعاء یہ کرتے ہوں گے کہ

جلدی مرے تاکہ قورمہ ملے، اور جب ایک کا تیجہ اور چالیسواں ختم ہوا تو پھر دعاء کرتے ہوں گے کہ اللہ کرے کوئی اور بیمار ہو کہ پھر قورمہ ملے اور اس کا بھی چالیسواں ہو جائے تو پھر سوچتے ہوں گے کہ کوئی اور بیمار ہو، جہاں کوئی ہسپتال پہنچا بس ان کی خوشیوں کا کیا کہنا کہ "آئے دن قورمے کے، آئے دن قورمے کے" جیسے کسی حیوان کے مرنے پر گدھ منڈلاتے ہیں۔

آج کا بے غیرت مسلمان اور بے غیرت برادری کے لوگ کسی کے انتقال پر گدھ کی طرح منڈلاتے ہیں کہ اب کھانے کو ملے گا، اب کھانے کو ملے گا، اب کھانے کو ملے گا۔ اگر دل میں اللہ کا کچھ خوف نہیں، آخرت کی فکر نہیں، اپنے حساب وکتاب کی فکر نہیں، اللہ تعالیٰ اور اسلام کا پاس نہیں تو کم از کم کچھ غیرت ہی ہوتی جس کا عزیز مر گیا ہے اس پر کچھ رحم ہی آتا کہ ایک تو وہ صدمہ میں مبتلا ہے دوسرے یہ کہ علاج پر کافی پیسہ خرچ ہو چکا ہے مگر بے غیرت برادری اسی فکر میں لگی رہتی ہے کہ رہا سہا جو کچھ گھر میں بچ گیا ہے لاؤ کھلاؤ۔

ایک بار یہیں محلّہ میں باہر نکلے تو دیکھا کہ سامنے دیگیں چڑھی ہوئی ہیں۔ خیال ہوا کہ شادی ہے لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کوئی مر گیا ہے۔ یہ احباب واقارب ایسے بے درد ہیں، ایسے ظالم ہیں کہ رشتہ داروں کے مرنے پر یوں دعوتیں اڑاتے ہیں جیسے شادی کی دعوتیں ہوتی ہیں۔ ایسی بے غیرتی کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور میں سوچتا ہوں کہ قورمہ کا لقمہ ان بے غیرتوں کے حلق سے اترتا کیسے ہے؟

ایصال ثواب کا صحیح طریقہ:

اگر آپ واقعۃً ایصال ثواب کرنا چاہتے ہیں، واقعۃً آپ کو مرنے والے کے ساتھ محبت ہے، واقعۃً آپ کے دل میں رحم کا جذبہ ہے تو پھر محسن اعظم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا بیان فرمودہ طریقہ آپ کے لئے کیوں کافی نہیں؟ سنئے! ایصال ثواب کی حقیقت کیا ہے؟ ہر وہ نیک کام جو انسان اپنے لئے کرتا ہے وہ دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو اس کا ثواب دوسروں کو پہنچے گا۔ آپ اپنے لئے نفل نماز پڑھتے ہیں، نفل روزے رکھتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں، تسبیحات پڑھتے ہیں اور صدقہ خیرات کرتے ہیں، نفل حج کرتے ہیں، نفل عمرے کرتے ہیں، طواف کرتے ہیں، غرض یہ کہ ہر وہ نفل عبادت جو آپ اپنے لئے کرتے ہیں اس میں آپ صرف یہ نیت کرلیں کہ اس کا ثواب ہمارے فلاں عزیز کو پہنچے، وہ پہنچ جائے گا، بس یہی ایصال ثواب ہے، وہ ثواب آپ کو بھی ملے گا اور جن دوسرے لوگوں کی نیت آپ نے کرلی ان سب کو بھی پورا ملے گا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایصال ثواب صرف مردوں کو ہی کیا جاتا ہے۔ آپ اسے اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایصال ثواب جیسے مردوں کو کیا جاتا ہے اسی طریقہ سے زندوں کے لئے بھی کرسکتے ہیں۔ جو عبادت جس طریقہ سے آپ اپنے لئے کرتے ہیں، اس میں نیت کرلیں کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، پہنچ جائے گا۔ خواہ وہ شخص زندہ ہو یا مردہ۔

قیامت کی ہولناکیوں میں رحمت کے مستحقین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله﴾

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی)

”سات قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنی رحمت

کے سایہ میں جگہ عطاء فرمائیں گے جب کہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

لوگ گناہوں کی وجہ سے پسینوں میں ڈوب رہے ہوں گے، جتنے گناہ زیادہ ہوں گے اتنے ہی پسینے زیادہ ہوں گے۔ کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی ناف تک، کسی کے سینہ تک، کسی کے لبوں تک اور بہت سے لوگ ایسے ہوں گے کہ پسینوں میں غرق ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس روز اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطاء فرمائیں گے جو پسینہ اور تمازت سے محفوظ رہیں گے۔ سب کا بیان کیا جائے تو بات لمبی ہو جائے گی۔ الحمد للہ! میں یہ حدیث روزانہ بلا ناغہ پڑھتا ہوں، میرے معمولات میں داخل ہے، اس لئے پڑھتا ہوں کہ پڑھتے وقت یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ان سات قسموں میں سے کس کس میں داخل ہوں اور کس کس میں داخل ہو سکتا ہوں تاکہ ان میں داخل ہونے کی کوشش کروں، کتنی بڑی بشارت ہے۔ سوچا جائے کہ ان سات قسموں میں سے کس کس میں آپ داخل ہو سکتے ہیں مگر غفلت کی وجہ سے داخل نہیں ہو رہے۔ میں نے ایک بیان میں ساتوں قسموں میں داخل ہونے کا طریقہ تفصیل سے بتایا تھا، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق عطاء فرمائیں اور ان ساتوں قسموں میں داخل فرمالیں۔

ان سات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس نے صدقہ اتنا مخفی دیا کہ دائیں ہاتھ سے دیتا ہے تو بائیں ہاتھ کو پتا نہیں چلتا کہ اس نے کیا دیا اور کس کو دیا۔ فرمایا کہ اس کا اتنا بڑا درجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے روز حشر کی تمازت سے محفوظ رکھیں گے اور اپنی رحمت خاصہ کے سایہ میں جگہ عطاء فرمائیں گے۔ یہ سوچیں کہ جب مخفی صدقہ کرنے کا اتنا بڑا ثواب ہے تو کسی کے مرنے پر ایصال ثواب کے لئے صدقہ کرتے وقت اتنے ہنگامے کیوں کرتے ہیں؟ یہ دعوتیں کیوں ہوتی ہیں؟ مخفی کیوں نہیں کرتے؟

ایصال ثواب کا بہتر طریقہ:

دوسری بات یہ کہ اگر انسان میں ذرا سی بھی عقل ہو تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ دعوت کھلانے کی بجائے نقد پیسہ دینے میں مسکین کا فائدہ زیادہ ہے، اس لئے کہ پیسہ سے اس کی ہر حاجت پوری ہو سکتی ہے۔ اس کو کپڑے کی ضرورت ہے، مکان کی ضرورت ہے، لحاف کی ضرورت ہے، کتاب کی ضرورت ہے، دواء کی ضرورت ہے، سفر کے لئے کرایہ کی ضرورت ہے۔ دنیا میں کوئی ضرورت ہو، پیسہ ایسی چیز ہے کہ اس سے ہر ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔ اور اگر آج کوئی ضرورت درپیش نہیں تو کل کی ضرورت کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ کھانے کی ضرورت بھی پیسوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے صدقہ، خیرات میں نقد پیسہ دینا سب سے زیادہ افضل ہے۔ جس چیز میں مسکین کا فائدہ زیادہ ہو اس میں ثواب بھی زیادہ ہے۔ نقد دینے میں ایک فضیلت یہ ہے کہ مخفی ہوگا، جس پر یہ بشارت کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ عطاء فرمائیں گے اور دوسری فضیلت یہ کہ اس میں مسکین کا فائدہ زیادہ ہے تو اس میں ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

شیطان کا سبق اور اس کا نتیجۂ بد:

شیطان نے سمجھا رکھا ہے کہ کھانا ہی کھلاؤ۔ خواہ پہلے سے اس کے پیٹ میں درد ہو تو بھی کھانا ہی کھلاؤ، جب ثواب ملے گا ورنہ نہیں ملے گا اور سب سے مزے کی بات یہ کہ ثواب تو ہے مسکین کو صدقہ دینے میں لیکن کھانا کھلاتے وقت مسکین کو کوئی قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتا۔ سارے کا سارا اعزہ واقارب ہی مل کر کھا جاتے ہیں۔ نام ہو رہا ہے ایصال ثواب کا اور کھا جاتے ہیں برادری والے۔ اور پھر یوں بھی غیرت نہیں آتی کہ ایسے مواقع پر بڑے بڑے اغنیاء خود کو مساکین بنا لیتے ہیں، ان کی غیرت گوارا کیسے کرتی ہے، جہاں تیجا، دسواں اور اللہ جانے کیا کچھ خرافات ہوتی ہیں۔ وہاں بڑے بڑے

امراء، اغنیاء اور اہل ثروت بھی اس طرح شریک ہو جاتے ہیں جیسے یہ بھی مسکین ہی ہیں، سب سے بڑے مسکین خود بن جاتے ہیں یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مقابلہ ہے، کیسا فریب اور کیسی دیدہ دلیری ہے کہ خود ہی مسکین بن بیٹھے اور خود ہی مسکینوں کا حق کھا گئے۔

جب ثواب زیادہ نقد صدقہ دینے میں ہے وہ مخفی بھی رہتا ہے اور مسکین کی ہر حاجت اس سے پوری ہو جاتی ہے اور نقد صدقہ جائے گا بھی صرف مساکین کے پاس تو پھر یہ طریقہ کیوں اختیار نہیں کیا جاتا؟ اور اسی پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے کہ کھانا ہی کھلایا جائے؟ اس میں ایک اور قباحت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ ایصال ثواب کے لئے جو کر سکیں، جتنا کر سکیں، جہاں کر سکیں، جب کر سکیں، جس حالت میں کریں، اخلاص سے ہونے والی ہر نفل عبادت کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرماتے ہیں، وہ ہر جگہ موجود ہیں، دیکھنے والے ہیں، عبادتوں کو قبول کرنے والے ہیں، وہ سمیع وبصیر ہیں، علیم وخبیر ہیں مگر شیطان نے کیا پٹی پڑھا رکھی ہے کہ بس تیسرے ہی روز میں آگے پیچھے ہرگز نہیں اور کریں بھی مردے کے گھر پر ہی جا کر۔ اگر اپنے اپنے گھر ایصال ثواب کر لیا تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریں گے اور دیکھنا الگ الگ نہ کرنا اکٹھے ہو کر ہی کرنا، الگ الگ کر لیا تو ان کا اللہ یعنی شیطان قبول نہیں کرے گا۔ ان کا اللہ تو شیطان ہی ہوا، جب ہی تو ان کا طریقہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے الگ ہے۔

ایصال ثواب کی غلط پابندیاں:

اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بہت وسیع ہے، جہاں بھی کر لیں، جب بھی کر لیں یہاں سب قبول ہے لیکن لوگوں نے اتنی پابندیاں لگا رکھی ہیں کہ تیسرے، دسویں اور چالیسویں دن ہی ہو، مردے کے گھر پر ہو اور سب لوگ اکٹھے ہو کر ہی کریں اور سب لوگ مل کر ایک ہی چیز پڑھیں۔ جہاں قرآن کریم ختم کرنا ہے وہاں اگر کوئی یہ کہے کہ میں اتنی دیر نفل

پڑھ لیتا ہوں یا تسبیح پڑھ لیتا ہوں، اس کا بھی ثواب پہنچے گا لیکن نہیں، اس کی اجازت نہیں۔ سب کو وہی کرنا ہے جو دوسرے کرر ہے ہیں۔ اور پھر اللہ بچائے، اللہ بچائے، میں ایک بار اتفاقاً لاعلمی میں ایک ایسی ہی مجلس میں پہنچ گیا جیسے ہی قرآن کریم ختم ہوا ایک شخص گرو بن کر کھڑا ہوا پورا قرآن کریم ختم ہونے کے بعد گرو نے پھر پڑھنا شروع کیا پہلے سورہ فاتحہ پڑھی، پھر سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھا، پھر آخری رکوع پڑھا اور پھر یاد نہیں بیچ بیچ میں سے کیا کیا پڑھا۔ ایک پڑھ رہا ہے۔ دوسرے سن رہے ہیں، وہ امام بنا ہوا ہے دوسرے سب مقتدی بنے ہوئے سن رہے ہیں، اس کے بعد کچھ لمبی لمبی دعائیں پھر کھانا کھلانے کا دور شروع ہو گیا۔

ایصال ثواب کے کھانے کا شرعی حکم:

میں نے کہا کہ اگر یہ اس دعوت میں ثواب نہیں سمجھ رہے، صرف برادری کے خوف سے کر رہے ہیں تو بھی ناجائز ہے مگر بدعت نہیں اور اگر ثواب سمجھ کر کر رہے ہیں تو یہ بدعت ہے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف اور ان کا مقابلہ ہے، گھروالے کہنے لگے کہ اگر ہم ثواب نہ سمجھتے تو کیوں کرتے؟ ثواب ہی کے لئے تو کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ کھلی بدعت ہے اگر آپ اسے کار ثواب نہ سمجھتے صرف لوگوں کے خوف سے کرتے تو یہ غیر اللہ کی عبادت ہوتی کہ اللہ سے نہیں ڈرتے، لوگوں سے ڈر رہے ہیں مگر جب آپ یہ بتا رہے ہیں کہ اسے کار ثواب سمجھ کر کر رہے ہیں تو یہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور ان کا مقابلہ ہو گیا اس لئے کہ جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب کا طریقہ نہیں بتایا آپ کون ہوتے ہیں اس میں ثواب بتانے والے۔ ایک ناچیز بندہ اور مقابلہ کرے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

اللہ تعالیٰ کی آسانیاں اور بندوں کی پابندیاں:

للہ! اپنی جانوں پر رحم کیجئے، کچھ تو سوچئے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں کہ آپ جب چاہیں، جس وقت چاہیں، جہاں چاہیں نفل عبادات کریں اور جس حال میں چاہیں کریں، مجلس میں، بازار میں، گھر میں، دوکان پر، مسجد میں، کہیں بھی ہوں خواہ چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں، کھڑے ہوں، لیٹے ہوں، کسی بھی حالت میں ہوں، آپ جو بھی عبادت کریں گے اللہ تعالیٰ کے یہاں سب قبول ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ثواب پہنچادیتے ہیں بس صرف آپ کی نیت کی ضرورت ہے، صرف یہ نیت کر لیجئے کہ اس کا ثواب فلاں کو ملے، مل جائے گا۔ مگر آپ نے تو یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ جب تک سب اکٹھے ہو کر زور نہیں لگائیں گے ثواب نہیں پہنچے گا، مجمع ہو اور ساتھ ساتھ ڈرائیور بھی ہو اور گارڈ بھی ہو ثواب پہنچانے کے لئے ڈرائیور آگے سے بھی پڑھے، پیچھے سے بھی پڑھے، اِدھر اُدھر سے بھی پڑھے جب ثواب پہنچے گا۔ معاذ اللہ! ویسے گویا اللہ تعالیٰ کو پتا نہیں چلتا۔

شکم پرست جعلی مُلّاؤں کے دھوکے:

اللہ تعالیٰ پیٹ کی جہنم سے حفاظت فرمائیں۔ شکم پرست مُلّاؤں نے اپنا پیٹ پالنے کے لئے عوام کو بڑے فریب دے رکھے ہیں۔ ایصال ثواب میں جو ڈرائیور کی ضرورت ہے یہ بھی سب پیٹ پالنے ہی کا دھندا ہے طرح طرح کی پٹی اور سبق پڑھا رکھے ہیں نہ مُردے کو ثواب پہنچے سوائے مُلّا کے اور نہ مُردے کو غسل دے سکیں سوائے مُلّا کے۔

ایک شکم پرست مُلّا کا قصہ:

ایک صحیح العقیدہ مسلمان کے چچا کا انتقال ہو گیا وہ اپنے چچا کو خود نہلانے لگے دنیوی لحاظ سے بڑے بڑے کارخانوں کے مالک ہیں، کئی کمپنیاں ان کی چل رہی ہیں، بہت

اونچے طبقے کے ہیں۔ انہوں نے میت کو خود غسل دیا وہاں ایک قسم کا مُلّا پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ میں نہلاؤں گا، انہوں نے کہا کہ نہیں آپ فکر نہ کریں پیسے میں آپ کو دے دوں گا نہلاؤں گا میں خود۔ لیکن وہ مسلط رہا۔ صاحب خانہ تو خاموشی سے سنت کے مطابق نہلانے میں مشغول تھے اور وہ مُلّا چلا چلا کر پڑھنے لگا اور ایسی ایسی دعائیں جن کا کوئی ثبوت ہی نہیں، اللہ جانے کہاں کہاں سے نکال کر لے آیا تھا۔ انہوں نے بار بار کہا کہ بڑے میاں! آپ کو پیسہ مل جائے گا، آپ آرام سے بیٹھیں، آپ کو محنت کرنے کی ضرورت نہیں، ذرا فارغ ہو جاؤں، آپ کو پیسے دے دوں گا مگر وہ چلا چلا کر پڑھے ہی جا رہا تھا۔ اس کو یہ خطرہ تھا کہ اگر اس نے محنت نہیں کی تو پیسہ نہیں ملے گا وہ اپنی محنت کرتا ہی رہا اور جب میت کو قبر میں داخل کیا تو وہاں بھی پھر وہی حرکت شروع کر دی، پھر انہوں نے سمجھایا کہ تجھے پیسے دے دوں گا کیوں اس طرح پریشان کر رہا ہے مگر وہ نقال باز نہ آیا، اگر اس کو پہلے ہی دو چار سو روپے دے دیتے تو خاموش ہو جاتا مگر وہ بیچارے اپنے کام میں مشغول۔ سوچا فارغ ہو کر دے دوں گا مگر اس کو یہی دھن کہ میں اپنی محنت جتاؤں۔

ایصال ثواب میں پیٹ کے پجاری مُلّا نے سمجھا رکھا ہے کہ اگر آپ نے صرف نیت کر لی تو ثواب نہیں پہنچے گا۔ نیت کرنا تو کیا، آپ سارا قرآن پڑھ کر گھنٹوں دعائیں کیوں نہ کرتے رہیں جب تک ڈرائیور نہیں ہو گا ثواب نہیں پہنچے گا، ہاں ڈرائیور لاؤ تو کام بنے گا۔ پھر ڈرائیور کی قیمت بھی بہت بڑی زبردست۔

دوسرے شکم پرست مُلّا کی حکایت:

ایک مسجد میں امام صاحب کو لوگ جمعہ کی رات میں کھانا دیا کرتے تھے کہ وہ ان کے مردوں کو پہنچا دیا کریں گویا کہ ان کو ایصال ثواب کا ڈرائیور بنا رکھا تھا۔ نماز کا بھی ڈرائیور اور ایصال ثواب کا بھی۔ ایک بار مسجد میں کچھ مسافر آئے ہوئے تھے لوگ

کچھ کھانا ان مسافروں کو دے گئے کہ جب ہمارے مردوں کی روحیں آئیں تو انہیں کھانا تم ہی دے دینا۔ اب مُلّاجی کو بڑا خطرہ لاحق ہو گیا کہ یہ کام تو بڑا خراب ہوا۔ فجر کی نماز سے قبل دروازے بند کر کے لاٹھی کبھی اس دیوار پر ماریں، کبھی اس دیوار پر، لاٹھی مار مار کر نشان ڈال دیئے اور چلانا شروع کر دیا: "نکلو، نکلو! کیا شور مچا رکھا ہے نکلو یہاں سے" بس لاٹھی سے مار رہے ہیں کبھی دروازوں پر پڑ رہی ہے، کبھی دیواروں پر۔ لوگ آئے دروازہ کھلوایا۔ پوچھا خیر تو ہے؟ کہا کہ روحیں آئی تھیں میں تو پہچانتا تھا کہ کون ہے، تمہارے خاندان والوں کو سب کو جانتا ہوں پرانا مُلّا ہوں، ہر ایک کا ثواب اس کے رشتہ داروں کو پہنچاتا تھا۔ رات کو تم لوگوں نے کھانا مسافروں کو دے دیا وہ ناواقف تھے انہوں نے کھانا صحیح تقسیم نہیں کیا اس لئے روحوں نے مسجد میں آکر رات بھر ہنگامہ مچائے رکھا۔ اب فجر کی نماز کا وقت ہوا تو میں ان کو بھگا رہا تھا، وہ آپس میں لڑ رہی تھیں ہر ایک کہتی تھی یہ میرا ہے، یہ میرا ہے، یہ میرا ہے۔ ان روحوں نے ایک ہنگامہ مچا رکھا تھا میں ان کو مار مار کر بھگا رہا تھا۔ لوگوں نے کہا واقعی بات تو صحیح ہے آیندہ کبھی کسی مسکین و مسافر کو کھانا نہ دیں گے بس آپ ہی کو دیں گے آپ فرداً فرداً سب کو جانتے ہیں۔ پیٹ کی جہنم یہ ساری حرکتیں کرواتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

ایک غلط عقیدہ کی اصلاح:

آخر میں ایک اور غلط عقیدہ کی اصلاح بھی ضروری ہے وہ یہ کہ ایصال ثواب کے لئے جو چیز مسکین کو دی جاتی ہے بعینہٖ وہی چیز مردوں کو نہیں پہنچتی بلکہ اس کا ثواب پہنچتا ہے۔ عوام کا یہ عقیدہ کہ بعینہٖ وہی چیز مردوں کو ملتی ہے یہ غلط ہے۔

بدعات کے ماحول میں وصیت کرنا فرض ہے:

ایک مسئلہ اور سمجھ لیجئے وہ یہ کہ جس خاندان میں ایصال ثواب کے غلط طریقے رائج ہیں اگر وہاں کسی کو اصلاح اور توبہ کی توفیق ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے خاندان کے

ہر فرد کو وصیت کر دے کہ اس کے مرنے پر ایسی کوئی بدعت ہرگز نہ کی جائے اور ایصال ثواب سنت کے مطابق کیا جائے۔ یہ وصیت کرنا اس پر فرض ہے اگر ایسی وصیت نہیں کی تو اس کے مرنے پر جو بدعات ہوں گی ان کا گناہ اور عذاب اس میت پر بھی ہوگا۔ اور یہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ بڑے سے بڑے کبیرہ گناہ سے بھی بدعت کا گناہ اور عذاب زیادہ ہے۔

ایک عبرت آموز قصہ:

ایک خاتون میرا یہ بیان سن کر بفضلہ تعالیٰ اس قدر متاثر ہوئیں کہ اپنی اولاد کو بہت تاکید سے بار بار وصیت کرتی رہیں کہ دیکھنا میرے مرنے پر تیجا، چالیسواں ہرگز نہ کرنا۔ مزید تاکید کے لئے اصرار کرتی رہیں کہ میری یہ وصیت ٹیپ کر لو کہ میرے مرنے پر دیگیں ہرگز نہ چڑھانا بلکہ جتنا ہو سکے سنت کے مطابق ایصال ثواب کرنا۔ جب ان کی اولاد نے انہیں بدعات سے بچنے کا پورا اطمینان دلایا تو انہیں سکون ہوا۔ چند روز ہوئے اس خاتون کا انتقال ہو گیا اور بحمد اللہ تعالیٰ کوئی بدعت نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور ان کے اس جہاد کو دوسروں کے لئے بھی ہدایت اور ہمت کا ذریعہ بنائیں۔ ان کی اس ہمت کو دیکھ کر جتنے لوگوں کو بھی ہدایت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ان سب کا ثواب اس خاتون کے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے گا بدعت کے ماحول میں اتباع سنت بہت بڑا جہاد ہے۔

یا اللہ! ہمیں اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح محبت عطاء فرما، صحیح عظمت عطاء فرما، صحیح اطاعت عطاء فرما، اتباع سنت عطاء فرما۔

وصل اللّٰھم وبارک وسلم علی عبدک ورسولک محمد

وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

والحمد للّٰہ رب العٰلمین

کیا آپ جانتے ہیں؟

◎ — آج گھر گھر لڑائی اور دنگا فساد کیوں برپا ہے؟
◎ — ہماری نوجوان نسل مادر پدر آزاد، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے عاری، بے راہ روی کی دوڑ میں تمام حدود کیوں پھلانگ چکی ہے؟
◎ — میاں بیوی، اولاد و والدین اور استاذ و شاگرد آپس میں دست و گریبان کیوں ہیں؟
◎ — ہم پر انواع و اقسام کے امراض، آفات و بلیّات اور حوادث کی بہتات کیوں ہے؟
◎ — ہر قسم کے اسبابِ راحت اور دنیوی آسائشوں کے باوجود لوگ زندگی سے تنگ اور آمادۂ خودکشی کیوں ہیں؟
◎ — اگر آپ ان سوالوں کا جواب جاننا چاہتے ہیں ———— تو

فقیہ العصر مفتیٔ اعظم، قطب الارشاد حضرتِ اقدس مفتی رشید احمد دامت برکاتہم کے مطبوعہ مواعظ کا مطالعہ کیجئے، جن کو پڑھ کر اب تک لاتعداد مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب آگیا، اَن گنت نوجوانوں کی صورتیں سُنّتِ نبویہ کے سانچے میں ڈھل گئیں، بے شمار آوارہ گرد بے پردہ خواتین شرعی پردہ کی پابند بن گئیں اور دربدر دھکے کھانے والے پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں زائل ہوگئیں۔ یہ مواعظ ملک و بیرونِ ملک تقریباً بارہ مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان مواعظ میں بیان کئے گئے تیر بہدف نسخے ہر مسلمان کے تمام امراض اور پریشانیوں کا شافی علاج ہیں۔ نیز مختلف موضوعات پر حضرتِ والا کے گراں قدر مواعظ کی کیسٹیں بھی مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتا: کتاب گھر — السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد ناظم آباد نمبر ۴ کراچی نمبر ۱۸ — فون: {۶۶۸۳۳۰۱ ، ۶۲۲۳۶۶۶